بسم اللہ الرحیم الرحمن

دارالعلوم پر فخر کرنے سے پہلے اس کی نسبت درست کرلیجئے

الحمدلله و كفى وسلام على عباده الذين اصطفى ، امابعد

تبلیغی جماعت میں انتشار وافتراق ختم کرنے کے لئے میں نے اختلاف شروع ہونے کے فوراً بعد تحریری اور تقریری متعدد بیانات دیئے، اور دین کے ایک خادم کی حیثیت سے اپنے بھائیوں اور بزرگوں کو مخاطب کیا کہ نزاعات سے بچا جائے، اختلافات کو انگیز کیا جائے، توحید ورسالت کے بعد وحدت امت اور ملت کو سب سے زیادہ ترجیح دی جائے، میں نے دونوں فریقوں سے مسلسل رابطہ بنا کر رکھا، اور گفتگو کرتا رہا۔

مولانا سعد صاحب کے بیانات پر دارالعلوم دیوبند کے ایک دھڑے کی طرف سے جو بیانات یا فتاوی آتے رہے، میں اصولی طور پر مسائل کی وضاحت کے لئے ان کی تائید کرتا رہا، لیکن جب مولانا سعد صاحب نے بزرگان دیوبند کو خط لکھ کر اپنی ان تمام باتوں سے رجوع کرلیا، جن پر اعتراض تھا، اور دیوبند کا موقف سختی اور تشدد کا قائم رہا، تو میں نے دارالعلوم کے اس موقف پر تنقید کی، دارالعلوم کی ضد، اور دوسرے فریق کے اپنے موقف پر اڑنے کے نتیجہ میں برصغیر کے مسلمانوں کو جو نقصان پہونچا اس کا سب سے بڑا کریہہ منظر بنگلا دیش میں پیش آیا، جس نے پوری دنیا میں تحریک تبلیغ پر سوالیہ نشانات کھڑے کردیئے، اور اب یہ خطرہ منڈلانے لگا، کہ دعوتی واصلاحی کام پر ہی کہیں پابندی نہ لگ جائے، میں نے مولانا سعد صاحب کو مشورہ دیا کہ اگر دیوبند اپنی ضد پر قائم ہے، تو آپ اپنی فقہی عالمی شوری بنالیجئے، یہ متشددانہ موقف رکھنےوالا دیوبند برصغیر کے ایک حلقہ کا مرجع ہے، امت کا نہیں، اس کا سننا تھا کہ دیوبند کے اس دھڑے نے ایسا طوفان بدتمیزی کھڑا کیا کہ ہر صاحب ہوش اور سنجیدہ عالم حیران رہ گیا، نام نہاد "قاسمیوں" کے اس طوفان کو میں نے اور تمام اہل علم نے کوئی اہمیت نہیں دی، لیکن مجھے بڑا تعجب ہوا جب میں نے گذشتہ رات دارالعلوم میں ہونے والے بعض بیانات کی آڈیو سنی، مولانا عبدالخالق صاحب مدراسی، اور مولانا سلمان صاحب بجنوری کے بیانات سننے کو ملے، جو دارالعلوم کی "عالمیت" کا دفاع کررہے تھے، اور اس کی شان میں ہماری "بے ادبی" پر برافروختہ تھے، تفصیلی گفتگو مولانا سلمان بجنوری کی تھی، وہ فرمارہے تھے کہ میں ایک حقیر طالب علم ہوں، لیکن .... پھر ....

کاش کہ وہ ایک طالب علم ہی رہتے تو بہتر ہوتا، ماشاءاللہ وہ ایک اچھے استاد ہیں، اچھے مقرر وواعظ ہیں، لیکن اپنے اس بیان میں انہوں نے بڑا خلط مبحث کیا، اور بڑی مغالطہ انگیزیاں کیں۔

میری سینکڑوں تقریریں تحریک دیوبند، بانی دیوبند، اساطین دیوبند کی عظمت کے تذکروں سے بھری پڑی ہیں، یوٹیوب پر سن لیں، فیس بک پر سن لیں، میرے رسالوں اور کتابچوں میں پڑھ لیں۔

تحریک دیوبند عالمی تھی، بانی دیوبند عالمی شخصیت کے مالک تھے، وہ وقت کی سپر پاور "برطانیہ" سے ملک کی آزادی کے لئے لڑ چکے تھے، انہوں نے دارالعلوم ملک کی آزادی اور انگریزوں سے مقابلہ کے لئے قائم فرمایا تھا، ان کے شاگرد رشید نے ان کا یہی مشن اختیار کیا تھا، محمود نامی شاگرد اسی راستہ پر چل کر شیخ الہند بنا تھا، وہ وقت کی سپر پاور سے نبرد آزما تھا، اس کے نمائندے-کابل، ماسکو، حجاز، ترکی اور جرمنی میں وقت کی سپر پاور کے استیصال کے لئے عالمی نظام بنا رہے تھے، اس وقت دیوبند عالمی تھا، اسی طرح وہ اس وقت عالمی تھا جب طحاوی دوراں، اور بیہقی وقت انور شاہ کشمیری کے درس میں مصر کا محدث ومفکر حیرت سے اس طوطی ہند کی گفتگو سن رہا تھا، دیوبند اس وقت عالمی تھا، جب حسین احمد مدنی وقت کے سب سے بڑے انقلابی شیخ الہند کی خدمت میں صرف دیوبند کی پر عافیت فضا میں نہیں، مالٹا کے جیل کی سختیاں برداشت کررہے تھے۔

دیوبند اس وقت ملت اسلامیہ ہندیہ کا دھڑکتا دل تھا، جب بانی تحریک دیوبند کا وارث وجانشین پوری ملت کی سربراہی کے لئے پرسنل لا بورڈ کی صدارت کے لئے منتخب کیا جارہا تھا، اس کے جد امجد مولانا محمد قاسم نانوتوی پر پوری ملت اسلامیہ متفق تھی، علوم ومعارف کی وسعت کے ساتھ یہی وسعت

Scanned by CamScanner

ورواداری، یہی اخلاق کریمانہ، اس کے حقیقی وارث وجانشین حضرت قاری محمد طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ میں ودیعت فرمادیئے گئے تھے، جن کی بنیاد پر ملت کے بریلیوں نے، شیعوں نے یہاں تک بوہروں اور مہدویوں نے بالاتفاق جس کی صدارت کو قبول کیا تھا، وہ تحریک دیوبند کا وارث، قاری طیب تھا، یہ ۱۹۷۲ء کی بات ہے، پھر اس وقت دیوبند عالمی تھا جب بانی تحریک کے وارث حقیقی نے عالم عربی، عالم اسلامی، اور دنیا کے بر اعظم کے نمائندوں کو صد سالہ اجلاس ۱۹۸۰ء میں دیوبند کی سرزمین پر جمع کردیا تھا، اس وقت دیوبند عالمی تھا، جب دنیائے اسلام میں معروف مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندویؒ نے اس اجلاس سے ملت اسلامیہ ہندیہ، اور پورے عالم اسلامی کو پیغام دیا تھا۔

لیکن اسی دن تحریک دیوبند کو نظر لگ گئی، نحوست لگ گئی، برکت چھن گئی، جب شریعت کے حدود کو بالائے طاق رکھ کر شکرانہ کے اس دن، کانگریس کی "دیوی" (اندرا) کو علماء وصلحاء کے بیچ میں بٹھادیا گیا، جو دیوبند پر پاور سے لڑتا تھا، وہ کانگریس کی دیوی کے چرنوں میں بیٹھ گیا، تقدیر الٰہی کا فیصلہ ہوا، کہ شریعت کی اس بے حرمتی پر اب دیوبند کے دو ٹکڑے کردیئے جائیں گے۔

پھر دیوبند سے، اس کی عمارتوں سے، بانی تحریک دیوبند کی اولاد کو، وارثوں کو، جانشینوں کو کس بے دردی سے، کس محسن کشی کے ساتھ، کس ظلم وبید او سے باہر کردیا گیا، یہ تاریخ دیوبند کا سیاہ باب ہے، قاسم نانوتوی بانی دیوبند کے بوڑھے پوتے پر ان کو رحم نہ آیا، جو کانگریس کی دیوی کے چرنوں میں بیٹھے تھے، بانی اور اس کے وارثوں سے بغاوت کا وہ منحوس دن تھا، جو کبھی بھلایا نہ جائیگا، آخر درد وغم کی سوغات کے ساتھ بانی دیوبند کا حقیقی وارث دنیا سے چل بسا، اب ملت اسلامیہ ہند کے متفق علیہ ادارہ پرسنل لابورڈ کے لئے ملت کو دارالعلوم ندوۃ العلماء کی طرف رخ کرنا پڑا، اور قیادت دیوبند سے، ندوۃ العلماء میں منتقل ہوگئی، اس میں چڑنے کی بات نہیں ہے، تلک الایام نداولها بين الناس ایک حقیقت ہے، جسے تسلیم کرنا چاہئے، ان کے ساتھ تحریک دیوبند سے ملت کی نمائندگی کے لئے، اگر ملت کو کوئی فرد ملا تو وہ مولانا محمد سالم قاسمیؒ بانی دیوبند کے وارث حقیقی کی ذات گرامی تھی، جو آخر آخر تک پرسنل لابورڈ کے نائب صدر رہے۔

بھائی مولانا سلمان بجنوری! میں نہیں جانتا کہ آپ اس وقت کہاں تھے، جب دیوبند پولیس کے حصار میں تھا، کانگریس کی دیوی کا غضب بھڑک رہا تھا، طلبائے دیوبند کیمپوں میں روکھی سوکھی روٹی کھا رہے تھے، اس وقت میں روز بروز ڈائری لکھ رہا تھا، حالات کو من وعن نوٹ کررہا تھا، مدینہ منورہ میں حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا صاحبؒ کے ساتھ مولانا علی میاںؒ کے مشوروں کی روداد لکھ رہا تھا، میری وہ "مذکراتی" (ڈائری) شائع ہو چکی ہے، برادران کرام اس حصہ کا مطالعہ فرمالیں۔

جی ہاں جس دیوبند میں آپ بیٹھے ہیں، وہ اصل وارثوں سے چھینا ہوا ہے، وہ کانگریس کا اغوا کیا ہوا ہے، جمعیت العلماء کے دوسرے دور کا زخم خوردہ ہے، جس کے مولویوں کو کانگریس کی "دیوی" کے لئے جیل بھرو تحریک کے لئے تیار کیا جاتا تھا۔

یہ وہ دیوبند ہے، جو ترکی کے مصطفیٰ کمال کے ساتھ تھا، مصر کے عبد الناصر اور انور السادات کے ساتھ تھا، لیبیا کے قذافی کے ساتھ تھا، اب یہی دیوبند آل سعود کے مجرموں کے ساتھ ہے، جزیرۃ العرب کو سعودی، صیہونی، اور صلیبی مثلث کے حوالہ کرنے والوں کے ساتھ ہے، بالواسطہ ٹرمپ اور نیتنیاہو کے ساتھ ہے، اسی دیوبند کے جید عالم مولانا ولی رحمانی کے بیان کے مطابق حرمین شریفین کی نگرانی کرنے والی "اسرائیلی کمپنی" کے ساتھ ہے، ۶۰ ہزار عوام، خواص، طلباء اور علماء کو جیل میں ڈالنے والے مجرموں کے ساتھ ہے، جزیرۃ العرب میں سینکڑوں سینما گھر، تھیٹر، اور رقص وسرود کی محفلیں سجانے والے محمد بن سلمان کے ساتھ ہے۔

پوری دنیا کے علماء کی "اتحاد العلماء المسلمین" تنظیم کو، اسرائیل سے مقابلہ کرنے والی تنظیم "حماس" کو، عالم عربی کی اصلاحی تنظیم "الاخوان المسلمون" کو مولانا ابوالحسن علی حسنی ندوی کو، اور تازہ تازہ فرمان میں تبلیغی جماعت کو دہشت گرد قرار دینے والوں کے ساتھ ہے۔

Scanned by CamScanner

مولانا سلمان بجنوری! دیوبند کی عظمت کے لئے حوالہ آپ ان کا دیتے ہیں جن کے خلاف آپ کے بڑوں نے بغاوت کی تھی، جن کو گھر سے نکال باہر کیا تھا، جنہوں نے پھر سالہا سال پیسہ جوڑ جوڑ کر دوبارہ حقیقی تحریک دیوبند کا مرکز قائم کیا، حقیقی دیوبندیت کے وارث قاری طیب صاحبؒ تھے، مولانا سالم قاسمیؒ تھے، آج مولانا سفیان قاسمی صاحب ہیں، برادر عزیز مولانا شکیب قاسمی ہیں، یہ بانی تحریک دیوبند کے مظلوم اہل بیت ہیں، آپ کانگریس کی ظالم دیوی کے ساتھ تھے، آپ ظالم وستمگر سنجے کے ساتھ تھے، آپ عالم اسلامی میں ملحد مصطفیٰ کمال کے ساتھ تھے، آپ مجرم وخبیث عبدالناصر کے ساتھ تھے۔

اور آج بھی آپ کہاں کھڑے ہیں، گریبان میں جھانک لیجئے، مغالطہ مت دیجئے، اپنا حال شیخ قرضاوی سے پوچھئے، شیخ سلمان العودہ سے پوچھئے، شیخ سفر الحوالی سے پوچھئے، سعودی جیلوں کے مظلوموں سے پوچھئے۔

برصغیر میں امت کے ٹکڑے ٹکڑے کرنے کا مشن آپ نے انجام دیا، احقاق حق اور ابطال باطل میں آپ نے دیوبندیت کے مقابل بریلویت کو کھڑا کیا، آپ نے اہل حدیث کو گمراہ قرار دیا، آپ نے جماعت اسلامی کو ملت سے باہر کیا، آپ نے ایک زمانہ تک ندوۃ العلماء کو مطعون کیا، پھر آپ نے اپنے دو ٹکڑے کر لئے، پھر تسکین نہیں ہوئی تو مظاہر علوم کے دو ٹکڑے کروا دیئے، پھر بھی سکون نہ ملا، تو جمعیۃ العلماء میں خانہ جنگی چھیڑ دی، اور اس کو ٹکڑوں میں بانٹ دیا۔

اب آپ تبلیغ کو کیسے متحد رہنے دیتے؟! آخر یہ خدمت بھی آپ نے انجام دے دی، اور اس کو بھی دولخت کر دیا، اب جب تک مولانا سعد کے ساتھ جو بہر حال بانی تبلیغ کے وارث ہیں، بانی قاسمیت کے وارثوں کے ساتھ جو کچھ آپ کر چکے، اسے نہ دہرا لیں، اور اگر انہیں مرکز نظام الدین سے نہیں نکال سکتے تو اسلام سے ہی نکال باہر نہ کر دیں تو آپ کو کیسے سکون ملے گا!

کیا آپ کے "قاسمیوں" کا ہی وہ جھوٹا وفاق نہیں ہے، جو مولانا سعد کو تحریف قرآن کا مرتکب قرار دے کر جہنم ہی رسید کر دینا چاہتا ہے۔

بہر حال تحریک دیوبند کے وارث آج بھی "دارالعلوم وقف" میں ہیں، آپ کے دارالعلوم سے وہ تحریک زمانہ ہوا رخصت ہو چکی ہے۔

تحریر : سلمان الحسینی

بتاریخ ۱۲/فروری ۲۰۱۹ء بروز: منگل

Scanned by CamScanner